مولی کی یاد آئے ، مولی کی یاد آئے

بھاری ہے یہ فراق ہم سے سہی نہ جائے
مولی برہان دیں کو کوئی بلا کے لائے
اُنکا وہ چہرہ انور بھولے نہ بھول پائے
مولی کی یاد آئے ، مولی کی یاد آئے

لکھوں رثاء میں کیسے مجھ سے یہ ہو نہ پائے
لرزش ہے جان میں اور لب میرے تھرتھرائے
روکے رُکے نہ آنسوں ، مانے نہ دل منائے
ہوش و حواس ہے گم ، بے حد یہ غم رُلائے
مولی کی یاد آئے ، مولی کی یاد آئے

بابا ہمارے مشفق سنتے تھے دل کی ہر بات
ناز و نعم میں پالا ، احسان کی تھے وہ ذات
نظرت سے اُنکی پائی برکات اور سعادات
سیفُ الہدی سے باقی ہم پر کرم کے سائے
مولی کی یاد آئے ، مولی کی یاد آئے

کیا خوب پدر پسر کو ہے ساتھ سلایا
جنت کا ہے کیارا ، قرآن کا ہے سایہ
روضت کی اِس بہا کو کیا خوب ہے بڑھایا
دیوے جواب دونو اُمید لے کوئی آئے

مولی کی یاد آئے ، مولی کی یاد آئے

برہان دیں کے وارث مولی مفضل واللہ
سن لو عرض اے مولی لبیك داعی اللہ
مَدِّ اِلهِيْ ظِلَّكْ ، عُمرَكَ طَوَّلَ الله
دل سے عرض نَعَمْ ہے قَسمیں خدا کی کھائے

مولی کی یاد آئے ، مولی کی یاد آئے

برہان دیں سا بلکل مولی مفضل ہے نور
طیب کی ہو تجلی مولی مفضل ہے طور
ہے علم کے وہ مخزن اور حلم سے وہ بھر پور
برہان دیں کے ہر گن سب ان میں ہے سمائے

مولی کی یاد آئے ، مولی کی یاد آئے

جو سیف دین دیکھوں ، برہان دین دیکھوں
باون دعات دیکھوں روشن جبین دکھوں
خمست کرام اور میں سب طاہرین دیکھوں
واللہ حب تمہاری خیرُ العمل گِنائے
مولی کی یاد آئے ، مولی کی یاد آئے

کیوں کر میں ایک مانگوں، تجھ سا نہ کوئی داتار
کنکر کو کر دے جوہر قطرے کو کر دے انہار
تیرے فضل کے قائل ہیں یہ شموس و اَقمار
سائل کھڑے ہیں دَر پر قدموں میں سر جھکائے
مولی کی یاد آئے ، مولی کی یاد آئے

مولی تو دوجہاں میں ، مجھکو تو تھامے رکھنا
زہرا کی باندیوں میں میرا بھی نام لکھنا
برہان دیں کے صدقے پاؤں کوئی میں دُکھ نہ
باندی حقیرہ تسنیم تجھ پر یہ جاں لٹائے
مولی کی یاد آئے ، مولی کی یاد آئے

جنت سے کچھ غرض نہ کوثر کے جام سے ہے
میری تو لو مفضل مولی الانام سے ہے
ہاتھوں کو جوڑ کے عرض کُل احترام سے ہے
دیدار دینا مجھکو مِٹّی میں جب چھپائے
مولی کی یاد آئے ، مولی کی یاد آئے

برہان دیں نے ماتم شاں سے کرایا ہر سو
ذکرِ حسین کے ساتھ اُن پر بھی برسیں آنسوں
اور مسکِ کربلا کی تازہ ہے اُن سے خوشبو
رورو کے جیؤں اب میں غم کو گلے لگائے
مولی کی یاد آئے ، مولی کی یاد آئے

*****